اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۟ۙ‏ (٣)
کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔(1) (٣)

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ‏ (٤)
سیدھے راستے پر ہیں۔(2) (٤)

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۟ۙ‏ (٥)
یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔(3) (٥)

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ‏ (٦)
تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔(4) (٦)

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ‏ (٧)
ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔(5) (٧)

---

(۱) مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں شک کرتے تھے' اس لیے آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے اور کہتے تھے ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ (الرعد۔۴۳) "تو تو پیغمبر ہی نہیں ہے"۔ اللہ نے ان کے جواب میں قرآن حکیم کی قسم کھا کر کہا کہ آپ ﷺ یقیناً اس کے پیغمبروں میں سے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کے شرف و فضل و اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی رسول کی رسالت کے لئے قسم نہیں کھائی یہ بھی آپ ﷺ کے امتیازات اور خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت کے اثبات کے لیے قسم کھائی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) یہ اِنَّكَ کی دوسری خبر ہے۔ یعنی آپ ﷺ ان پیغمبروں کے راستے پر ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ یا ایسے راستے پر ہیں جو سیدھا اور مطلوب منزل (جنت) تک پہنچانے والا ہے۔

(۳) یعنی اس اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو عزیز ہے یعنی اس کا انکار اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والے سے انتقام لینے پر قادر ہے رحیم ہے یعنی جو اس پر ایمان لائے گا اور اس کا بندہ بن کر رہے گا' اس کے لیے نہایت مہربان ہے۔

(۴) یعنی آپ ﷺ کو رسول اس لیے بنایا ہے اور یہ کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ﷺ اس قوم کو ڈرائیں جن میں آپ ﷺ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' اس لیے ایک مدت سے یہ لوگ دین حق سے بے خبر ہیں۔ یہ مضمون پہلے بھی کئی جگہ گزر چکا ہے کہ عربوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے براہ راست کوئی نبی نہیں آیا۔ یہاں بھی اسی چیز کو بیان کیا گیا ہے۔

(۵) جیسے ابو جہل' عتبہ' شیبہ وغیرہ۔ بات ثابت ہونے کا مطلب' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ "میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا"۔ (الم السجدۃ۔۱۳) شیطان سے بھی خطاب کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا تھا "میں جہنم کو تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے بھر دوں گا"۔ (ص۔۸۴) یعنی ان لوگوں نے شیطان کے پیچھے لگ کر اپنے آپ کو جہنم کا مستحق قرار دے لیا' کیونکہ اللہ نے تو ان کو اختیار و حریت ارادہ سے نوازا تھا' لیکن انہوں نے اس کا استعمال غلط کیا اور یوں جہنم کا ایندھن بن گئے۔ یہ نہیں کہ اللہ نے جبراً ان کو ایمان سے محروم رکھا' کیونکہ جبر کی صورت میں تو وہ عذاب کے مستحق ہی قرار نہ پاتے۔